سوال

(33) حدیثِ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان :

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زاد المعاد میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ نے مطلقہ ثلاثہ کے سکنیٰ اور نان و نفقہ کے متعلق جو بحث کی ہے، اس میں مطعن ثانی کے جواب میں جو یہ عبارت ہے : "وقد أنکر الإمام أحمد ھذا عن قول عمر، وجعل یتبسم، ویقول : أین فی کتاب اللہ إیجاب السکنیٰ والنفقة للمطلقة ثلاثا۔۔۔ الخ"[1] اس عبارت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے استدلال کا انکار مذکور ہے یا آپ سے ثبوتِ روایت کا انکار ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس عبارت میں محلِ انکار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال ہے۔ یہ نہیں کہ روایت، جس کے متعلق مصنف علامہ بحث کر رہے ہیں، اس کا ثبوت حضرت عمر سے نہیں۔ اس کی وجوہات حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ اس عبارت کے آگے یہ عبارت ہے : "وأنکرتہ قبلہ الفقیھة الفاضلة فاطمة"۔ ظاہر ہے کہ "ہذا" کا مشار الیہ اور "أنکرتہ" میں ضمیر مفعول کا مرجع ایک ہی ہے اور بادنیٰ تامل معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا انکار نہیں کر سکتی، کیونکہ وہ صحابیہ ہے اور صاحبہ قصہ ہے اور اسی کے ساتھ اس امر میں نزاع ہوا، بلکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے استدلال کا انکار کرتی ہیں۔ پس ''ہذا'' کا مشار الیہ بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال ہے۔

۲۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے مطاعن حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہ کی چار قسمیں کر کے ہر ایک کے جواب کے متعلق علیحدہ فصل قائم کی ہے۔ یہ عبارت زیرِ بحث دوسری قسم یعنی مخالفتِ قرآن میں ذکر کی ہے اور چوتھی قسم میں روایتِ مرفوع اور زیادت ''سنة نبینا'' کے متعلق ہے۔ پس اس قسم کے لحاظ سے عبارت زیرِ بحث میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے استدلالِ قرآنی کا ذکر ہے نہ کہ زیادت ''سنة نبینا'' کا بیان، بلکہ اس کے لیے علیحدہ چوتھی قسم میں بحث کی ہے۔

ابراہیم سیالکوٹی

الجواب صحیح۔ مجھے تعجب ہوتا ہے کہ ایسی صاف عبارت کے مطلب میں بھی اختلاف ہوتا ہے، خصوصاً ایسے علما کا جنھوں نے تعلیم و تعلم و دیگر علمی امور میں اپنی عمریں صرف کر دیں۔ محمد عبداللہ (غازی پوری)

أصاب من جاب۔ عبدالمنان وزیر آبادی عبدالجبار عمرپوری، کان اللہ، مقیم دہلی لشن گنج

صح الجواب۔ شبلی نعمانی لکھنؤ

خاکسار کے نزدیک جواب صحیح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ أعلم بالصواب۔ عبدالاحد خانپوری، عفی عنہ۔

ھذا ھوالصواب۔ شیر علی (مدرس اعلیٰ ندوہ)

یظهر جلیاأن إنکار أحدإنما یتعلق بالمخالفة بین الکتاب والسنة، کما زعمها أمیر المؤمنین، وقد أنکرت تلک المخالفة قبل أحد فاطمة أما استدلال عمر فلم یسبق له فی الفصل ذکر حتی یشار إلیه بهذا، نعم إنکار المخالفة یراد به إنکار استدلال عمر، وهذا ماقلنا إنما هو بحیث اللفظ ومایدل علیه سیاق العبارة، أما إنکار الروایة فلا دلالة علیه ولیس إلیه سبیل۔ السید سلیمان (المعلم فی دارالعلوم لکھنؤ)

ھذا ھوالشبیه بالصواب۔ سید علی الزینبی (المعلم فی دارالعلوم لکھنؤ)

ھذاالجواب حق، واللہ أعلم بالصواب۔ أبوالعماد محمد شبلی (مدرس فی دارالعلوم ندوۃ العلماء) محمد أبوالقاسم بنارسی۔[2]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:94

محدث فتویٰ

---

[1] زادالمعاد (۵/۴۷۷)

[2] ہفت روزہ ''اہلحدیث'' امرتسر (۲۷ ذوالحجہ ۱۳۲۸ھ)